رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

qadian

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بیا در بزم مستان تا بہ بینی عالمے دیگر

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ۔ تو دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۱۷ | مورخہ ۲۱-فروری ۱۹۲۵ء | نمبر ۷

حضرت خلیفۃ المسیح دریائے بیاس کے کنارہ پر

۱۶-فروری ۱۹۲۵ء کو بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح تبدیل آب و ہوا کے لئے بیاس کے کنارے پر تشریف لے گئے ہیں۔ ظہر کی نماز کے بعد آپ نے مسجد مبارک میں اعلان فرمایا کہ مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر ہوں گے + اور حسب معمول تمام امور سلسلہ کے سرانجام پاتے رہیں گے۔ اہم امور میں حضور سے مشورہ کر لیا کریں گے (روزانہ ڈاک آتی جاتی رہے گی۔ عرفانی) اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں ایک اور ضروری امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کابل کے تازہ واقعہ سے ہماری ذمہ داریوں میں اضافہ ہو گیا ہے اس لئے میں تمام دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس کے لئے درد دل سے دعائیں کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے خاص راستے کھول دے۔ مذہب اور اخلاق کے ماتحت ہمارے ہاتھ کھلے نہیں لیکن ہمارے لئے ایک راستہ کھلا ہے اور وہ **خدا کا دروازہ** ہے۔ پس ہم دعاؤں سے کام لے سکتے ہیں۔ دعا کے ذریعہ بڑے بڑے انقلاب اور تبدیلیاں ہو جاتی ہیں جن کو دوسرے لوگ سمجھ نہیں سکتے۔

خلفائے عباسیہ کے زمانہ میں ایک بزرگ کے محلہ میں بادشاہ کا ایک مقرب رہتا تھا اور وہ رات بھر راگ رنگ میں اتنا مصروف رہتا کہ اس کے شور و غل کی وجہ سے تمام محلہ کو تکلیف تھی اور وہ بزرگ بھی عبادت نہ کر سکتے تھے۔ ایک دن محلہ والے اس بزرگ کو لے کر اس کے پاس گئے اور نہایت عاجزی سے درخواست کی کہ وہ دوسروں کے آرام کا خیال کریں۔ مگر وہ اپنے نشہ قرب و دولت میں سرشار تھا۔ اس نے پروا نہ کی۔ آخر اس بزرگ نے کہا کہ ہم آپ کا مقابلہ کریں گے۔ اس پر اس نے کہا کہ کیا پولیس کے ذریعہ؟ میں بادشاہ کا مقرب ہوں۔ پولیس کو طاقت نہیں کہ وہ میرے یہاں آسکے۔ تب اس بزرگ نے کہا کہ نہیں ہم **سہام اللیل** (رات کے تیروں) سے مقابلہ کریں گے (دعاؤں سے) اس کا اتنا اثر ہوا کہ وہ گھبرا گیا۔ اس نے درخواست کی کہ آپ سہام اللیل سے مقابلہ نہ کیجئے میں آج ہی ترک کر دیتا ہوں۔

غرض دعاؤں میں بڑا اثر ہے۔ اسی طرح پر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے لئے ایران کے بادشاہ نے ایک سفارت بھیجی جب وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے تو حضور نے فرمایا کہ کل جواب دیں گے۔ رات کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی سے اطلاع دی کہ وہ ظالم بادشاہ قتل کر دیا گیا صبح کو آپ نے سفارت کو جواب دیا کہ تمہارے خدا کو میرے خدا نے قتل کرا دیا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اگر آپ کی خبر سچ ہے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ آخر وہ سفارت یمن پہونچی تو وہاں خبر آپہونچی کہ ایران کا بادشاہ قتل ہو گیا۔ اور اس کے بیٹے نے اس کو قتل کرا دیا۔ غرض دعاؤں میں بڑا اثر ہے۔ میں تمہیں نہیں کہتا کہ

بد دعا کرو

اگرچہ بد دعا کا اثر بہت جلد ہوتا ہے۔ لیکن اس کے اثرات بعض وقت دونوں کے لئے اچھے نہیں ہوتے ہیں۔ دعائیں کرو۔ کہ خدا تعالیٰ ایسی راہ کھول دے۔ جس سے اس فتنہ کا سدباب ہو۔ اور **احمدیت پھل جاوے**۔

یہ آپ کی تقریر کا ملخص ہے۔ اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد تشریف لے گئے۔ احباب **ریتلی چھلہ** تک مشایعت کے لئے گئے۔ آپ کے ہمراہ اہل بیت بھی ہیں۔ اور افسر ڈاک مولوی عبدالقدیر صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ بھائی عبدالرحمن قادیانی چودری علی محمد صاحب اور بعض دوسرے احباب ہیں۔ غالباً دو تین ہفتہ قیام ہو گا اللہ تعالیٰ اس سفر کو آپ کے لئے اور سلسلہ کے لئے بابرکت فرمائے۔

اطلاع

بعض احباب اطلاع دیتے ہیں کہ ہم قلم الفضل میں الحکم کے مصور نمبر کی کاپی بطور نمونہ مانگتے ہیں میں افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ نمونہ کی کاپیاں بھیجنے کے لئے موقعہ نہیں ہے البتہ تصویر بھیجی جا سکتی ہے اور صرف ایک تصویر بھی نہیں بھیجی جا سکتی اسلئے کہ اس کی روانگی اور وی پی وغیرہ کے اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ کم از کم چار تصویریں منگوائی جاویں قیمت فی تصویر ۴ر علاوہ محصول ڈاک۔ صرف چند کاپیاں نمونہ کی بھیج سکتا تھا وہ روانہ کر دی گئی ہیں + عرفانی

خواجہ پریس بٹالہ میں احمد وجودی پرنٹر نے چھاپا اور شیخ ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا

کابل میں مذہبی آزادی کا خون اور دو گمنام احمدی شہادتیں

احمدیو اپنے شہیدوں کا انتقام لو کہ یہی حیات کا راز ہے

آسمان بیامی سزد گر سنگ بارد بر زمین

میں نے ۷۔ فروری ۱۹۲۵ء کے الحکم میں احمدی جماعت کو اس کے اس فرض کی طرف توجہ دلائی تھی جو شہیدوں کے خون کے انتقام کے متعلق اُن پر ہے۔ اس وقت میں اس سے بالکل ناواقف تھا کہ تین دن کے بعد افغان گورنمنٹ کی زندگی کا ایک نیا ظہور کابل کی سنگلاخ زمین پر ہونے والا ہے اگرچہ ان خبروں سے جو کابل سے آرہی تھیں یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ احمدیوں پر ہر قسم کے ستم توڑے جاتے ہیں مگر یہ خیال نہیں ہوتا تھا کہ افغان گورنمنٹ امن پسند اور خدائے واحد کے پرستار احمدیوں پر پھر سنگباری کے جرم کا اعادہ کریگی۔ لیکن ع خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

۱۰۔ فروری ۱۹۲۵ء کو اس بربریت کا پھر اعادہ کیا گیا اور کابل میں دو غریب احمدی دکاندار وں کو احمدیت کے جرم میں سپرنٹنڈنٹ پولیس کی موجودگی میں

سنگسار کر دیئے گئے

یہ احمدی بہادر اپنی اس شہادت کے خون سے احمدیت کی صداقت پر مہر کر گئے ہیں اور دوسرے اپنے بھائیوں کو اسی شاہراہ پر چلنے کی ہدایت کرتے ہیں کہ کامیابی کی منزل کو یہی قریب کرتی ہے۔

افغان گورنمنٹ اپنے ان سفاکانہ اور بزدلانہ افعال سے شاید یہ سمجھتی ہو کہ وہ احمدیت کی ترقی اور اشاعت کو افغانستان سے روک سکے گی لیکن اسے یاد رہنا چاہیئے کہ دنیا کی کوئی حکومت کبھی بھی خدائی سلسلوں کو نابود کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی +

افغان گورنمنٹ فرعون کی حکومت سے زیادہ قوت و طاقت نہیں رکھتی اور اس کے مظالم فرعونی مظالم سے بڑھ کر نہیں ہو سکتے مگر کیا اس حکومت نے بنی اسرائیل کی ترقی کو روک دیا۔ آخر موسوی قوت قدسیہ نے اس فرعون کو مقابلہ میں ہلاک کر کے رکھ دیا۔ قرآن مجید نے ایسے ظالموں اور جابروں کے واقعات کا نقشہ اسی لیئے کھینچا ہے تا دنیا کو معلوم ہو جائے کہ

حق دبایا نہیں جا سکتا

اور شدائد اور مظالم اس کے کھیت کی کھاد ہیں۔ دنیا مذہب کی تاریخ پڑھو اور تمہیں یہ صداقت آفتاب سے زیادہ روشن نظر آئیگی کہ صادق اور اس کی جماعت کو ابلیس اور اس کی ذریت نے ہمیشہ مختلف رنگوں سے جادہ صداقت و استقلال سے پھرانا چاہا۔ مگر وہ کامیاب نہیں ہوا۔ بڑی بڑی طاقتیں مقابلہ کے لیئے اٹھیں اور برباد کر دی گئیں۔ پس یہ تجربہ اور شہادت ہمیں یقین دلاتی ہے کہ

آخر ہم جیت جائیں گے

اور ہمارے دشمن اور مخالف سرنگوں ہوں گے + اس قسم کی بیدردانہ کارروائیاں ہماری ہمت اور حوصلہ کو پست نہیں کرتی ہیں بلکہ ہمارے قدموں کو چست اور ارادوں کو مضبوط اور قلوب کو مطمئن کرتی ہیں کہ ہم شاہد مقصود کے قریب ہو رہے ہیں۔ ابھی چھ ماہ ہی گذرے تھے کہ افغان گورنمنٹ نے حضرت نعمت اللہ شہید کی جان لی۔ اس وقت ظالم طبع مفتیوں اور ملاؤں اور قاضیوں نے سمجھ لیا ہوگا کہ اس سے احمدیت کو کچل ڈالیں گے۔ مگر انہوں نے دیکھ لیا کہ ان لوگوں نے جن کو دکاندار ہونے کی وجہ سے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ان میں ہمت و جرأت کم ہو جاتی ہے) کس ایمانی جرأت اور حوصلہ کا ثبوت دیا ہے انہوں نے نہ تو اپنے ایمان کو چھپایا اور نہ اس کو دنیاوی حیات مستعار کے بدلہ ان لوگوں کے ہاتھ میں بیچ دینا چاہا۔ بلکہ انہوں نے علے رؤس الاشہاد اس امر کا ثبوت دیا کہ

مردان خدا ان پتھروں سے ڈرتے نہیں

افغان گورنمنٹ کی یہ بہیمیت کچھ شک نہیں ہمارے لیئے تکلیف دہ ہے۔ مگر یہ ہماری ہمتوں کو پست نہیں کر سکتی۔ بلکہ یہ ہمارے ایمان کو بڑھائے گی۔ اور افغانستان کے دروازوں کو ہمارے قریب کرے گی +

موت ظالم اور مظلوم دونوں کو آتی ہے۔ لیکن ایک کے لیئے رحمت اور دوسرے کے لیئے لعنت کا موجب ہو جاتی ہے۔ افغان گورنمنٹ کے پتھروں سے شہید ہونے والے احمدی حیات ابدی حاصل کر رہے ہیں اور خدا تعالےٰ خود اُن کو زندہ کہتا ہے۔ اُس نے آپ فرمایا کہ وہ منعم علیہم میں داخل ہیں مگر او افغانستان کے وحشیو! تم بتاؤ گے کہ جو مومن کو قتل کرتا ہے اس کے لیئے خدائی کتاب میں کیا ارشاد ہے؟ تمہارے فتوے کسی کو کافر اور مومن قرار نہیں دے سکتے تمہارے بزرگوں نے پہلے راستبازوں پر بھی ایسے ہی فتوے دیئے اور ان کا خون کرا دیا۔ کربلا کی سرزمین میں جس مظلوم کا خون ناحق گرایا گیا تھا۔ اس کے متعلق تمہارے اسلاف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذرا بھی پاس نہ کر کے بے حیائی سے بغاوت کا فتویٰ نہیں دیدیا تھا۔ مگر کیا تمہارے اس فتوی کی کوئی قیمت تھی جو اب ہوگی۔

اس خون ناحق کے بدلے میں تم دیکھ لو گے کہ کیا ہوتا ہے۔ ہم ہاتھ سے کوئی بدلہ نہیں لے سکتے اور نہیں لینا چاہتے کہ ہم رحمۃ للعالمین کی ہدایت کے عامل ہیں۔ ہمارے امام نے فرمایا ہے۔

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

ہم نوع انسان کے لیئے رحمت ہو کر اٹھے ہیں مگر ان ظالموں کے لیئے ہم کیا کر سکتے ہیں جو اپنے ہاتھ سے اپنی قبر کھود رہے ہیں کسی انسان کے دشمن نہیں لیکن یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ

غلط عقاید کے ہم سب سے بڑے دشمن ہیں

اور ان غلط عقاید کو مٹانے کے لیئے جو ممکن کوشش ہم کر سکتے ہیں۔ کریں گے خواہ اپنی زندگیاں نثار کر کے ہی ان کو مٹانا پڑے کابل کی اس بے رحمی کی داستان کے سنانے کے بعد میں احمدیوں سے وہی مطالبہ کرتا ہوں جو حضرت امام نے سالانہ جلسہ پر کیا تھا۔

کہ اپنے شہیدوں کے خون کا انتقام لو

اور یہ انتقام کسی انسان سے نہیں بلکہ ان خوفناک عقاید کے مٹانے کی صورت میں لیا جا سکتا ہے جو اس قسم کی شرارتوں کو پیدا کرتے ہیں یہ خون غریب احمدیوں کا نہیں بلکہ حقیقت میں

اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خون ہے

اس لیئے کہ اس سے دشمنان اسلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہنے کا موقعہ ملتا ہے کہ اسلام جبر سے پھیلایا گیا۔ اور اسلام ضمیر کی آزادی اور مذہب کی آزادی کا دشمن ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی خطرناک تعلیم نعوذ باللہ الخ پس ایسے غلط عقاید کو جب تک دور نہ کیا جائے ہم کو صبر نہیں کرنا چاہیئے + یہ واقعہ ہندوستان کے شریف دل اور آزاد خیال مسلمانوں کے امتحان کا ایک پرچہ ہے۔ اگر وہ اس وقت ایسے ظالم طبع لوگوں کے خلاف آواز نہیں اٹھائیں گے تو وہ خدا تعالےٰ کے حضور مجرم ہونگے + کابل میں عیسائی رہ سکتے ہیں یہودی رہ سکتے ہیں۔ ہندو رہ سکتے ہیں۔ دوسرے فرقوں کے مسلمان رہ سکتے ہیں۔ وہ لوگ رہ سکتے ہیں جو حدود شریعت

اسلامی کی عملاً توہین کریں۔ مگر اس لیڈر اور نیکوکار احمدی نہیں رہ سکتے۔ جن کی اسلامی غیرت اور خدمت ضرب المثل ہو رہی ہے۔

احمدی بھائیو! اپنے شہیدوں پر آنسو بہانے سے کچھ فایدہ نہیں خواہ وہ آنسو خون ہی کے کیوں نہ ہوں۔ وہ تمہیں پکارتے ہیں کہ حیات طیب چاہتے ہو تو اس راستہ پر چلے آؤ کہ نہایت محفوظ اور کامیابی کا یقینی راستہ ہے اٹھو اور احمدیت کے لوا کو ہاتھ میں لے کر شہیدوں کی جگہ پر کھڑے ہو جاؤ تاکہ دنیا کو معلوم ہو جاوے کہ

احمدیت کا لوا نیچا نہیں ہو سکتا

قدرتی بات تھی قادیان میں اس خبر کے پہونچنے پر ایک بجلی سی کوند گئی۔ حضرت امام نے فوراً اپنی مجلس شوریٰ کو طلب کیا۔ آپ کے چہرہ پر حزن و غم کی بجائے ایک جوش اور استقلال تھا۔ عملی طور پر آپ نے صدائے احتجاج بلند کرنے کی ہدایات دیں اور احمدی جماعت نے فوراً قادیان کی مسجد اقصیٰ میں ایک

احتجاجی جلسہ کیا

جس میں مفتی محمد صادق صاحب نے ایک دلدوز تقریر کے ساتھ اس واقعہ کو بیان کر کے ایک ریزولیوشن پیش کیا جس کی متفقہ تائید کی گئی۔

اس جلسہ کی روئیداد آخر میں درج ہے جو پریس کو بھی بھیجی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور تار بھی ہندوستان کے پریس کو بھیجا گیا۔

دنیا کے ہر حصہ سے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھے گی اور ایک اور شہید نعمت اللہ خان کی شہادت کے واقعہ کی یاد تازہ ہو گی نہیں نہیں ابتدائے آفرینش سے لے کر اس وقت تک جس قدر راست باز دنیا میں صداقت اور حق کے لیئے ستائے گئے ہیں ان کی یاد تازہ ہو گی۔

میں اس امر کے اظہار سے نہیں رک سکتا کہ ہندو پریس نے بالعموم حضرت نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت پر اپنے ہمدردانہ خیالات کا اظہار بلا خوف لومۃ لائم کیا تھا۔ وہ ہمارے شکریہ کا مستحق ہے اور اس موقع پر بھی وہ اپنی آواز کو ہمارے ساتھ محض اس لیئے بلند کرنے میں ساتھ دے گا کہ یہ

احمدیت کا نہیں بلکہ آزاد ضمیر کا خون ہے

جو ہر شخص کا فطرتی حق ہے۔ میں مسلمان پریس سے بھی توقع کرنی چاہتا ہوں کہ وہ ضمیر کی آزادی کا خون محض دیوبندی کونسلوں کی کائیں کائیں سے ڈر کر نہیں ہونے دے گا۔

امام جماعت احمدیہ کا احتجاجی تار پریس کے نام

حریت ضمیر کیلئے احمدی قوم کی قربانی اور دوسرے اقوام کا فرض ہے

مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی سنگساری کا زخم ابھی مندمل نہیں ہوا تھا کہ کابل گورنمنٹ نے دو اور احمدی تاجروں کو صرف احمدیت کی وجہ سے ۱۰- فروری ۱۹۲۵ء کو سنگسار کر دیا ہے۔ یہ خلاف انسانیت فعل جس کا کابل بار بار اعادہ کیا جا رہا ہے ضرور کوئی عظیم الشان نتیجہ پیدا کر کے چھوڑے گا۔

میں کابل گورنمنٹ یقین دلاتا ہوں کہ اس کا یہ فعل ہم کو سچائی سے پھیر نہیں سکتا۔ ظلم نے کبھی سچائی اور ایمان پر فتح نہیں پائی۔ اور نہ اب وہ فتح پائے گا۔ ہر ایک احمدی سچائی کے قیام اور ضمیر کی آزادی کی بحالی کے لیئے اپنی جان دینے کے لیئے تیار ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ میری جماعت میں سے ایک شخص بھی حریت ضمیر کی خاطر جان دینے سے دریغ کرے گا۔

کابل گورنمنٹ بے شک ایک ایک کر کے سب احمدیوں کو سنگسار کر دے مگر وہ دیکھے گی کہ

اس کا یہ فعل احمدیت کی اشاعت کا اور زیادہ موجب ہو گا

اس کے یہ افعال مجھے ڈرا یا نہیں کرتے۔ بلکہ مجھے خوش کرتے ہیں کیونکہ جو لوگ مارے جا رہے ہیں وہ میرے روحانی بیٹے ہیں۔ اور ان کی موت مجھے جسمانی بیٹوں کی موت سے بہت زیادہ صدمہ پہونچاتی ہے۔ مگر پھر بھی میرا دل فخر سے بھر جاتا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ

بانی سلسلہ کی قوت قدسیہ نے کس طرح ایمان کو ان کے دلوں میں راسخ کر دیا ہے

اور کس طرح دنیا کو خیالات کی غلامی سے نجات دلانے کیلئے یہ لوگ اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں سمجھتا ہوں۔ کہ ہمارا بھی اور ساری مہذب دنیا کا فرض ہے کہ وہ اس احسان کے بدلہ میں کہ کابل کے شہداء نے بنی نوع انسان پر حریت ضمیر کے قایم رکھنے کے لیئے ایسی ظالمانہ موت قبول کر کے کیا ہے۔

ان کی اس جان بازی پر صدائے تحسین اور ان کے قاتلوں کے خلاف صدائے نفرین بلند کرے۔

میں ہرگز گورنمنٹ کابل یا وہاں کے متعصب ملانوں کے خلاف کینہ نہیں رکھتا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ خود ان کو اس روحانی اندھے پن سے بچانے کے لیئے جس میں وہ مبتلا ہیں ضروری ہے کہ ان کو یہ محسوس کرایا جاوے کہ ہر ایک شریف انسان ان کے اس فعل کو ناپسند کرتا ہے اور اس سے بہت شدت سے متاثر ہے۔ پس میں آپ کے اخبار کے ذریعہ سے تمام ان لوگوں سے جو دنیا میں امن کے خواہاں ہیں اور انسانی اخلاق کی درستی کے متمنی ہیں اور حریت ضمیر کی قدر کرتے ہیں اپیل کرتا ہوں کہ وہ کابل کی گورنمنٹ کے اس خلاف انسانیت فعل کے خلاف ہر ممکن طریق سے صدائے احتجاج بلند کریں اور حریت ضمیر کو جو صدیوں جاں باز کوششوں کے بعد دنیا کو حاصل ہوئی تھی پاؤں کے نیچے مسلے جانے سے بچائیں۔

"خلیفۃ المسیح"

روئیداد جلسہ اظہار غم و نفرت بر تازہ شہادت احمدیان بہ کابل بصدارت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ

آج بتاریخ ۱۴- فروری ۱۹۲۵ء بعد از نماز عصر احمدیان قادیان کا جلسہ مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا۔

مفتی محمد صادق صاحب نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا اور بتائید خان صاحب عبد المغنی خان و باتفاق رائے کل مجمع منظور رہا۔

۱- ہم احمدیان قادیان اس خبر کو سن کر کہ حکومت افغانستان نے پھر دو احمدیوں کو صرف مذہبی اختلاف کی وجہ سے ۱۰- فروری کو سنگسار کر دیا ہے۔ نہایت متاسف ہوئے ہیں اور حکومت افغانستان کے اس ظالمانہ و سفاکانہ فعل پر اظہار ملامت کرتے ہیں کیونکہ یہ اسلام کے سخت خلاف ہے اور شریعت اسلام کو بدنام کرنے والا فعل شنیعہ ہے۔ حکومت افغانستان احمدیت کی روز افزوں ترقی کو ایسے سفیہانہ حرکات سے ہرگز نہیں روک سکتی وہ ہر ایک احمدی کو اس شاہراہ صداقت پر ثابت قدم پائے گی انشاء اللہ تعالےٰ۔

۲- مفتی محمد صادق صاحب نے پیش کیا اور بتائید و باتفاق عام رائے منظور رہا۔

کہ یہ ریزولیوشن تمام اخبارات کو اور گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ افغانستان کو بذریعہ تار بھیجا جاوے۔

بخدمت ایڈیٹر صاحب الحکم مرسلہ۔

نیاز مند ناظر امور عامہ قادیان

۱۴- فروری ۱۹۲۵ء

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد قادیان کے احتجاجی جلسہ میں

رحم ہے جوش میں اور غیظ کا گھٹانا ہے

(کا عملی نمونہ)

ظالم کے ظلم کا وبال اسی پر پڑتا ہے

یہ بات متواتر تجربات سے ثابت ہو چکی ہے کہ ظالم کے ظلم کا وبال آخر ظالم پر ہی پڑتا ہے۔ آج تک کوئی ایک نظیر بھی ایسی دنیا میں نہیں ملتی کہ کوئی ظالم ظلم کر کے پھر کامیاب ہو گیا ہو گیا ہو۔ ہمیشہ ظالموں نے اپنے ظلم سے صداقت اور راستی کو دنیا سے مٹانا چاہا۔ مگر وہ اپنے مقصد میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہوئے

اگر کوئی ایک آدھ مثال ایسی ہوتی کہ ظالم ظلم کرکے کامیاب ہوا ہو یا دو تین چار پانچ چھ یا دس بھی ایسی مثالیں ہوتیں تو یہ شک ہو سکتا تھا کہ شاید اس گیارھویں دفعہ ظالم اپنے ظلم میں کامیاب ہو جائے گا۔ اور یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید اب وہ اپنے ظلم سے اس صداقت اور راستی کے مٹا ڈالنے میں کامیاب ہو جائے +

ظالم اپنے ظلم میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا

لیکن ہزارہا سال گذر گئے اور ان میں ہزاروں ہی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ہمارے دل میں یہ شک اور شبہ پیدا نہیں ہو سکتا کہ شاید اب کوئی ظالم ظلم کرکے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے اور اس کے ظلم سے صداقت اور راستی دنیا سے مٹ جائے + لوگ کہتے ہیں۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں آئے گو ان سب کی تاریخ دنیا میں محفوظ نہیں۔ مگر پھر بھی دنیا کے اس حصے میں جس کی تاریخ اب تک محفوظ ہے اس محفوظ حصے میں کبھی کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ ظالم ظلم کرکے پھر خود منہ کے بل نہ گرا ہو۔ صداقت ہمیشہ بلند ہی رہی۔ اسی طرح کبھی ظلم کا خمیازہ ظالم ہی کو اٹھانا پڑے گا۔ اور صداقت ہمیشہ بڑھے گی۔ کسی کا اپنی طاقت اور قوت کے گھمنڈ میں کسی مار ڈالنا یا قتل کر دینا صداقت میں شک اور شبہات کا موجب نہیں بن سکتا + اور اس سے ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ہمارا کیا حال اور انجام ہوگا +

صداقت ہمیشہ کامیاب ہوتی ہے

صداقت اپنے آپ اپنی جڑ پکڑتی ہے کسی انسان کی مدد کی وہ محتاج نہیں۔ جو اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہونیوالا ہو اس کو اس امر کی ضرورت نہیں ہوتی کہ کوئی چھوٹی یا بڑی طاقت اس کی امداد میں کھڑی ہو۔ مجھے اس بات کا خیال نہیں اور نہ ہمارے دلوں میں اس قسم کا خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ جس کام اور جس صداقت کے قیام کے لئے خدا تعالےٰ نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ یا وہ جو احمدی اور حضرت مسیح موعودؑ کی طرف منسوب ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ اور صداقت دنیا میں پھیلنے سے رُک جائیگی +

کابل بھی آخر صداقت کا مطیع ہوگا

بلکہ مجھے یہ خیال آتا ہے کہ امیر کی یہ بالکل بچوں کی سی حرکات ہیں جس طرح بچہ اسکول جانے سے انکار کرتا ہے اور باپ اس کو پکڑ کر اسکول میں لے جاتا ہے۔ کہیں وہ کاٹتا ہے اور کہیں وہ لاتیں مارتا ہے۔ کہیں کپڑے پھاڑتا ہے۔ یہی حالت حکومت کابل کی ہے۔ وہ لاتیں مارتی اور ہمیں کاٹتی ہے۔ مگر وہ اخلاقی سکول جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ کھولا گیا۔ اس میں اس کو ضرور داخل ہونا پڑے گا۔ ماں باپ بچے کو اس کی لاتیں چلانے اور کاٹنے کی وجہ سے اسکول لے جانے سے باز نہیں رہتے۔ اسی طرح ان کو بھی اس اخلاقی اسکول میں داخل ہونے کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا۔ یا ان کی مثال اس جانور کی ہے کہ جو دولتیاں چلاتا اور لیسا اوقات لوگوں کو زخمی بھی کر دیتا ہے۔ لیکن کونسا جانور ہے جس نے آخر کار کان نیچے نہ ڈال دیئے ہوں۔ اور پھر ادھر سے اُدھر نہ کھینچے پھرتے ہوں۔ یا گورنمنٹ افغان کی مثال اس سے بیل کی ہے جو گردن پر جوا رکھنے سے پہلو تہی کرتا اور دولتیاں چلاتا ہے۔ مگر آخر اسکو جوئے کے نیچے گردن رکھنی پڑتی ہے۔ پہلے بھی آخر جوتے ہی گئے۔ اور یہ بھی آخر جوتے ہی جائیں گے اور خدا کا کام ان کو بھی کرنا ہی پڑے گا۔ مگر مجھے خیال آتا ہے وہ یہ آنکھ ہے کہ ان کی ان بدبختیوں اور وحشیانہ حرکات اور بیوقوفیوں کا نتیجہ ان کے حق میں کیسا ہوگا +

کابل کیلئے رحم و ہدایت کی دُعا

مجھے جو قوت گورنمنٹ کابل کی اس ظالمانہ اور اخلاق سے بعید حرکت کی خبر ملی۔ میں اسی وقت بیت الدعا میں گیا۔ اور دعا کی۔ کہ الٰہی تو ان پر رحم کر۔ اور ان کو ہدایت دے۔ اور ان کی آنکھیں کھول۔ تا وہ صداقت اور راستی کو شناخت کرکے اسلاق کو سیکھیں۔ اور انسانیت سے گری ہوئی حرکات سے وہ باز آجائیں۔ میرے دل میں بجائے جوش اور غضب کے بار بار اس امر کا خیال آتا تھا کہ ایسی حرکت انکی حد درجہ کی بیوقوفی ہے +

گذشتہ تاریخ اور قرآن مجید شاہد ہے کہ صداقت کا غلبہ ہوتا ہے

امیر اور اس کے اردگرد بیٹھنے والے گذشتہ تاریخ تو جانتے ہوں گے اور تاریخی حالات اس میں پڑھے ہوں گے۔ اور اگر اس سے بیخبر ہیں۔ تو کم از کم مسلمان کہلانے کی حیثیت سے وہ قرآن تو پڑھتے ہوں گے اور ان حالات کو بھی پڑھتے ہونگے کہ ظالموں نے اپنے ظلموں سے صادقوں اور راستبازوں کو ذلیل کرنا چاہا۔ اور صداقت اور راستی کے مٹانے کے لئے سر سے پاؤں تک زور مارا۔ مگر آخر کار مٹائے جانیوالے وہی ہوئے جو کہ ظالم تھے۔ انہوں نے اس قرآن میں پڑھا ہوگا۔ کہ ظالموں نے راست بازوں کی جماعتوں کو حقیر اور کمزور سمجھا۔ اور اپنی قوت اور طاقت کے گھمنڈ میں ان کو ہر طرح دُکھ دینے کی کوشش کی۔ لیکن خدا نے ان کو یہی جواب دیا۔ کہ تم کیا طاقت رکھتے ہو۔ تم سے پہلے تم سے زیادہ طاقتیں رکھنے والی قومیں گذری ہیں۔ جنہوں نے خدا کے راست بازوں کو نابود کرنا چاہا۔ اور جو صداقت وہ لائے اس کو دنیا سے مٹانا چاہا۔ تمہاری طاقت ان کی طاقت کے دسویں حصے کے برابر بھی نہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ راست بازوں کا وجود دنیا سے مٹا نہ سکے۔ اور صداقت دُنیا میں پھیل کر رہی +

ہم اپنے ایمان و اخلاق کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے

پس کوئی حکومت اپنی طاقت کے متعلق بے خوف نہیں ہو سکتی کیونکہ حکومتیں ترقی بھی کرتی ہیں۔ اور گرتی بھی ہیں۔ اور نہ کوئی بادشاہ تغیرات زمانہ سے مستثنیٰ ہو سکتا ہے۔ گورنمنٹ افغان کا یہ فعل محض ہماری شرافت کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ ہم مذہب کی حکومت کی وجہ سے ان کے مقابلہ میں اخلاق کو ان کی طرح وحشیانہ رنگ میں استعمال نہیں کرتے۔ ورنہ جس طرح وہ ظلم کر رہے ہیں۔ کیا ہماری جماعت ظالم کے ظلم سے اپنے آپکو نہیں بچا سکتی۔ بے شک وہ ہم سے زیادہ ہیں اور ہم ان کے مقابلہ میں کمزور ہیں مگر باطنیتوں کی بھی کوئی بڑی جماعت نہیں تھی جب اخلاق کو مذہب کی قید سے انہوں نے آزاد کر دیا تو بڑی بڑی حکومتیں اور بادشاہ بھی ان سے کانپتے تھے۔ جس کو وہ اپنے مخالف پاتے تھے اس کو مخفی قتل کر دیتے تھے۔ مذہب کی جو حکومت اخلاق پر ہوتی ہے۔ نہ کوئی بادشاہ کر سکتا ہے نہ کوئی گورنمنٹ۔ جب انسان مذہب اور اخلاق سے دور جا پڑتا ہے تو نہ کسی بادشاہ کا اس کو ڈر رہتا ہے اور نہ کسی حکومت کا اس کے دل میں خوف ہوتا ہے۔ کم سے کم ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے امیر صاحب اس قسم کے مظالم ہماری جماعت پر کرتا ہے تو اسکو یہ خیال نہ آتا ہوگا کہ اگر یہ لوگ بھی مذہب کی اخلاقی قید سے آزادی اختیار کریں تو وہ اس کے مظالم کو روک سکتے ہیں۔ لیکن وہ تو اخلاق سے کام نہیں لیتا۔ لیکن ان کے اخلاق مذہب کی حکومت کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور یہ کوئی خلاف انسانیت کام نہیں کرتے +

میں کابل کے خلاف اپنے دل میں غیظ و غضب نہیں پاتا

میں ان کی اس حرکت پر جو انہوں نے ہمارے دو اور بھائیوں کو سنگسار کر دینے کی کی ہے اپنے دل میں کوئی غیظ اور غضب نہیں پاتا۔ بلکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں خدا کے قول اور اخلاق کے خلاف ہم سے اور ہماری نسلوں سے ایسی حرکت سرزد نہ ہو +

میں کابل کے مستقبل سے فکرمند ہوں

مجھے اس بات کا اتنا رنج نہیں کہ گورنمنٹ کابل نے ہمارے بھائیوں کو شہید کر دیا ہے۔ اور نہ اس کی اتنی فکر ہے جو بات کہ مجھ پر اثر کرتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ زمانہ نہیں رہیگا۔ امیر بھی اور اس کے اعوان اور مددگار بھی نہیں رہیں گے لیکن جس عقیدہ کی بنا پر انہوں نے یہ ظلم کیئے وہ عقیدہ دنیا میں رہیگا اور اس عقیدہ والے بھی اس دنیا میں رہیں گے کیونکہ غیر احمدیوں کی بھی یہودیوں کی طرح قلیل تعداد دنیا میں قائم رہے گی۔ اسوقت کا خیال کرکے مجھے ان پر اور ان کی نسلوں پر رحم آتا ہے جو امیر اور اس کے ساتھیوں کی اس عقیدہ میں وارث ہوں گی۔ کیونکہ یہ تو دنیا سے مٹ جائیں گے لیکن ان کا فعل دنیا میں محفوظ رہیگا۔ اور اس کا جو وبال انکو بھگتنا پڑے گا وہ سخت خطرناک ہوگا۔ حضرت عیسےٰ کے ساتھ بدسلوکی کرنے والے یہودی تو دنیا سے مٹ گئے لیکن ان کا وہ فعل دنیا میں محفوظ ہے۔ آج جہاں کہیں بھی یہودی پائے جاتے ہیں عیسائی جو کچھ ان کے ساتھ سلوک کرتے ہیں اور جس ذلت کی زندگی یہودی بسر کر رہے ہیں دنیا دیکھ رہی ہے۔ مجھے اس بات کا خیال نہیں آتا کہ گورنمنٹ افغان نے ہمارے آدمیوں کو سنگسار کر دیا ہے مجھے ڈر ہے تو اس بات کا ہے کہ ہماری نسلیں جب تاریخ میں ان کے ان مظالم کو پڑھیں گی اس وقت ان کا جوش اور اُن کا غضب عیسائیوں کی طرح ان کو کہیں اخلاق سے نہ پھیر دے کیونکہ جس وقت ان کو طاقت اور حکومت حاصل ہوگی ایک طرف وہ ان کی ظالمانہ اور وحشیانہ حرکات کو پڑھیں گے اور دوسری طرف یہ دیکھیں گے کہ وہ لوگ جنہوں نے ان کے آدمیوں کو بیدردی سے ایسے ظلم اور ستم روا رکھے محض اس گھمنڈ میں کہ ہماری طاقت زبردست ہے اور یہ کمزور ہیں۔ ہم حاکم ہیں اور یہ محکوم ہیں اس لیئے ہم جو چاہیں ان کے ساتھ

سلوک کریں۔ کہیں وہ بھی یہ نہ کہدیں کہ چلو آج ہم بھی ان بےحاکم ہیں اور یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہم بھی جو چاہیں ان کے ساتھ سلوک کریں۔ اس لیئے ان تجربات اور واقعات کی بنا پر اس تقریر کے ذریعہ میں آئندہ آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ طاقت اور قوت کے زمانہ میں اخلاق کو ہاتھ سے نہ دیں۔ کیونکہ اخلاق اصل وہی ہیں جو قوت اور طاقت کے وقت ظاہر ہوں ضعیفی اور ناتوانی کی حالت میں اخلاق اتنی قدر نہیں رکھتے جتنی کہ وہ اخلاق قدر رکھتے ہیں جبکہ انسان برسر حکومت ہو۔ اس لیئے میں آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب خدا تعالےٰ ان کو ہماری ان حقیر خدمات کے بدلے میں حکومت اور بادشاہت عطا کرے گا تو وہ ان ظالموں کے ظلموں کی طرف توجہ نہ کریں جس طرح ہم اب برداشت کر رہے ہیں۔ وہ بھی برداشت سے کام لیں۔ اور وہ اخلاق دکھانے میں ہم سے پیچھے نہ رہیں بلکہ ہم سے بھی آگے بڑھیں +

کابل کے شہیدوں کے متعلق مزید تفصیلات

ایک زبردست عالم دوسرا قاری تھا

کابل کے نئے شہیدوں کے متعلق جو تفصیلات آئی ہیں اُن سے معلوم ہوا کہ ان میں ایک مولوی عبد الحلیم صاحب تھے اور دوسرا قاری نور علی صاحب۔ مولوی عبد الحلیم صاحب ایک اسم بامسمےٰ بزرگ تھے۔ جو زبردست جید عالم باعمل تھے۔ مزاج میں قطعاً جوش نہ تھا۔ البتہ سلسلہ کے لیئے ایک مخلصانہ روح اپنے اندر رکھتے تھے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت میں قادیان آئے تھے۔ اور سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے پھر موقع ملنے پر آتے رہے۔ حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ نے ان کو غالباً بیعت لینے کی بھی اجازت دی تھی۔ دوسرے نوجوان قاری نور علی صاحب تھے۔ یہ جوان رعنا ایک ہی مرتبہ قادیان خلافت ثانیہ کے عہد میں آیا تھا اور ایسا ایمان لے کر گیا کہ

سلسلہ کے لیئے اسے جان دیدینا آسان نہ تھا

ان بزرگوں نے اپنی شہادت سے ایک بار پھر کابل کی سنگلاخ چوٹیوں پر پتھروں کی بارش میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام سنایا

پتھروں کے ڈھیر کے نیچے ان کی لاشیں کابل کے ظالموں کو خطاب کر رہی ہیں۔

اے زبردست زیردست آزار ۔۔۔ گرم تاکے بماند این بازار

ان تفصیلات کے سلسلے میں یہ بھی معلوم ہوا کہ

تیس اور احمدی قید ہیں

اور ان خدا کے پیاروں پر قید خانوں میں ستم توڑے جاتے ہیں۔ اور وہ ایمانی دلیری اور جرأت کے ساتھ ان مشکلات کو برداشت کر رہے ہیں۔ مومن جب عرفان اور ایقان کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے تو اس قسم کی مصائب ان کے لیئے مدرک الحلاوت ہو جاتی ہیں۔ دنیا کی مہذب اقوام اس ظالمانہ رویہ کے خلاف آواز بلند کریں گی۔ اور ہر شخص جو آزادی ضمیر کا عقیدہ رکھتا ہے ایسے افعال پر نفرین کیئے بغیر نہ رہیگا انشاء اللہ یہ قربانیاں احمدیت کی بنیادوں کو مضبوط کریں گی۔ اور ظالموں کو معلوم ہو جائے گا۔

بامی قلب منقلبون

احباب کو اپنے گرفتار ان بلا بھائیوں کی مخلصی کے لیئے اور ثبات قدم کے واسطے دردِ دل سے دعائیں کرنی چاہئیں +

اخبارات کیا کہتے ہیں

اس وحشت ناک خبر کے شائع ہونے پر انگریزی پریس نے زبردست نوٹ لکھے ہیں۔ اور انہوں نے سچ لکھا ہے کہ

جہاں جہاں یہ خبر پہونچے گی اس پر حکومت افغانستان کے خلاف اظہار نفرت کیا جائیگا

لاہور کے سول ملٹری گزٹ نے اس پر ایک افتتاحیہ حوالہ قلم کیا ہے۔ ہندو پریس میں بھی ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے اور حکومت افغان کے خلاف اظہار ملامت ہو رہا ہے۔ دہلی کے اخبار ہمدرد میں جو مسٹر محمد علی کی ادارت میں شائع ہو رہا ہے۔ اس پر ایک زبردست لیڈر نکلا ہے اور انہوں نے ثابت کیا ہے کہ

قرآن مجید سے مذہب کے لیئے قتال ثابت نہیں ہے

"ہمدرد" اس موضوع پر اور بھی بہت کچھ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حقیقت میں ہر وہ شخص جس کے دل میں ذرا بھی خدا کا خوف ہو اور وہ انصاف اور عدالت کے جذبات اپنے سینہ میں رکھتا ہو ایسے ظالمانہ فعل کی تائید نہیں کر سکتا۔ یہ حریت ضمیر کی جنگ ہے۔ ہندوستان کی وہ جماعتیں جو حریت کی صدائیں بلند کر رہی ہیں۔ اس موقع پر ان شہیدان آزادی کے لیئے اپنی ہر ممکن کوشش آئندہ اس قسم کی جابرانہ کارروائیوں کے انسداد کے لیئے جاری رکھنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھیں گی +

بمبئی کے انڈین ڈیلی میل نے بہت ہی سچ کہا ہے کہ اس فعل پر ہندوستان کے بعض ملاؤں کے سوا کوئی بھی کسی جگہ خوشی کا اظہار نہیں کرے گا۔

افسوس ہے ان ظالم طبع ملاؤں نے اسلام کو بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ انہوں نے اپنے افعال سے ثابت کر دیا ہے کہ

وہ اسلام کو صرف تلوار کا مذہب مانتے ہیں

جس الزام کو دور کرنے کے لیئے ہم نے ہمیشہ کوشش کی ہے۔ یہ اُسے قایم کرتے ہوئے شرماتے نہیں ہیں + ہمارے ہاتھ میں اس وقت جو کچھ ہے وہ یہی ہے کہ اس ظالمانہ اور انسانیت سے گرے ہوئے فعل کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اور خدائے عزیز ذوانتقام سے دعا کریں کہ وہ ظالموں کو ہدایت دے۔ حضرت امام کی تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے جماعت کو صبر و سکون کی تعلیم دی ہے۔ اور اسی پر ہم خدا کے فضل سے عمل کریں گے اور خدائی فیصلہ کا انتظار ان تمام ظالموں کو ہم انہیں الفاظ میں اس انتظار کے لیئے پکارتے ہیں جن میں نبیوں کے سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

فانتظروا انی معکم من المنتظرین

افریقہ کے احمدیوں کی فرض شناسی

افریقہ کی احمدی جماعت نے روٹر کے ذریعہ کابل کے تازہ واقعہ شہادت کی اطلاع پاکر مرکز کو حسب ذیل تار دیا ہے:-

"ریوٹر نے کابل میں دو احمدیوں کے سنگسار کیے جانے کی خبر بذریعہ تار بھیجی ہے۔ جماعت احمدیہ افریقہ پر اس حادثہ جانگداز کا سخت گہرا اثر پڑا ہے تفاصیل بذریعہ تار مرحمت فرماویں۔ ہندوستان میں اس کی نسبت عام احساس کیا ہے۔ اور کس نظر سے دیکھتے ہیں"

جماعت افریقہ نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ فی الحقیقت ایسے موقع پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک جماعت کو ہل جانا چاہیئے۔ اور جماعت میں یہ احساس زبردست ہے + ہر جگہ کی جماعتیں احتجاجی صدائیں بلند کر رہی ہیں۔ اور تمام شریف النفس اور حریت ضمیر معتقد لوگ اس سانحہ کو ضمیر کشی اور بربریت کا نمونہ قرار دیتے ہیں۔

تعلیم یافتہ اور آزاد خیال لوگ خواہ کسی مذہب و ملت کے ہوں۔ اس فعل کو سخت نفرت اور حقارت سے دیکھ رہے ہیں +

ملک معظم پر انفلوئنزا کا حملہ ہوا۔ مگر اب آپ کی صحت اچھی ہے۔ انگلستان میں انفلوئنزا کی شکایت ہے +

وائسرائے ہند کے نام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا تار

جناب کو مولوی نعمت اللہ خان صاحب کا واقعہ تو معلوم ہی ہے جب اس کو سنگسار کیا گیا اس وقت میں لنڈن میں تھا اور میں نے وہاں سے آپ اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اب تازہ خبر ہے کہ دس فروری کو دو اور احمدی تاجر محض احمدیت کی وجہ سے کابل میں سنگسار کر دیئے گئے ہیں۔ اگر حکومت ہند نعمت اللہ صاحب کی شہادت کے موقعہ پر اس ذمہ واری کو ادا کرتی جو ہر انسان پر ایسے موقعہ پر عاید ہوتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان ظالمانہ افعال کی تکرار نہ ہوتی بے شک کابل گورنمنٹ کا یہ فعل اندرونی انتظام سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ یورپین حکومتوں نے اس قسم کے اندرونی امور کے خلاف جو انسانیت کے خلاف تھے احتجاج کیا ہے۔ جب میں لنڈن میں تھا تو سکرٹری آف سٹیٹ کی طرف سے اطلاع ملی تھی۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ انفارملی طور پر اس معاملہ کے خلاف پروٹسٹ کرے گی۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس وعدہ کے مطابق کیا کارروائی کی گئی ہے۔ مگر بہرحال یہ تازہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ یا تو کوئی کارروائی نہیں کی گئی یا اس کابلی گورنمنٹ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ پس میں ایک دفعہ پھر آپ سے انسانیت کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ اس ظالمانہ فعل کے خلاف کوئی موثر کارروائی کریں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ جب ایک حصہ دنیا میں ایسے صریح ظالمانہ فعل ایک حکومت کی طرف سے ہو رہے ہوں۔ دوسرے لوگ جو طاقت رکھتے ہیں۔ بلا اس کے کہ اس کے دور کرنے کی کوشش کریں آرام کی نیند سو سکتے ہیں۔ اگر دنیا کا یہی رویہ ہے تو امن انصاف اور عدل کبھی بھی دنیا میں قایم نہیں ہو سکے گا +

کانگرس کے صدر کے نام حضرت خلیفۃ المسیح کا تار

مولوی نعمت اللہ خان صاحب کابلی جن کو ۱۴ اگست ۱۹۲۴ء کو کابلی گورنمنٹ نے محض مذہب کی وجہ سے سنگسار کر دیا تھا ابھی ان کا غم تازہ ہی تھا۔ کابل میں دو احمدی تاجر (جیسا کہ تازہ تاروں سے معلوم ہوتا ہے) ۱۰ فروری کو محض احمدی ہونے کی وجہ سے سنگسار کر دیئے گئے ہیں۔ یہ خلاف انسانیت فعل سنگساری کا محض مذہبی اختلاف کی بنا پر ایسا بھیانک ایسا ظالمانہ اور ایسا کہ وہ ہے کہ اگر اس روحانی تعلق کو جو مجھے ان لوگوں سے ہے جن کو اس خلاف انسانیت فعل کا شکار بنایا گیا ہے نظر انداز کر دوں تب بھی میرا دل اسکے خیال سے کانپ جاتا ہے۔ میرے نزدیک اس خلاف انسانیت فعل کے ذمہ وار صرف حکام کابل یا ہندوستان کے وہ مولوی ہی نہیں ہیں جنہوں نے مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت پر کابل گورنمنٹ کے فعل کو سراہا تھا۔ بلکہ ہندوستان کے دوسرے لیڈر بھی ہیں جنہوں نے پچھلے اجلاس کانگرس پر نعمت اللہ صاحب کی شہادت کے ظالمانہ فعل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے انسانی فعل کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا اگر کابل کی حکومت اس امر کو اچھی طرح محسوس کر لیتی کہ باقی دنیا اسکے اس ظالمانہ فعل کو انتہائی درجہ کی نفرت سے دیکھتی ہے تو وہ یقیناً دوبارہ اس قسم کے کام کرنے کی جرأت نہ کرتی مگر اس نے اس امر کو دیکھ کر کہ مذہبی اختلاف لوگوں کو اندھا کر سکتا ہے اور قلیل تعداد ہونے کا جرم بالکل ناقابل معافی ہے سمجھ لیا کہ احمدیوں کے ساتھ جو کچھ بھی سلوک کیا جائے وہ جایز اور درست ہے اور اس سے انکو کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔ ان کا یہ ظالمانہ فعل ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ہم سنگساریوں سے ڈرتے نہیں۔ کابل گورنمنٹ دیکھ لے گی کہ اسکی یہ سنگساری ہمارے قدم کو اور بھی آگے بڑھائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ صداقت جس کو لے کر ہم کھڑے ہوئے ہیں افغانستان میں پھیل کر رہیگی مگر میرے نزدیک وہ لیڈر خواہ سیاسی ہوں یا مذہبی جو اس موقع پر اپنی پوری طاقت ان ظالمانہ افعال کے روکنے کے لیئے صرف نہیں کرتے وہ دنیا کے امن اور صلح کے قیام کو پیچھے ڈال رہے ہیں۔ ایسے واقعات جب تک دنیا سے مٹائے نہ جائیں کوئی صلح نہیں ہو سکتی۔ ظلم اور صلح ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے +

میں آپ کو اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ ورنہ میں اور میری جماعت اس یقین کے ساتھ کہ آخر ہم ہی جیت کر رہیں گے۔ اس راستہ پر چلنے کے لیئے جسپر ہمارے بھائی گئے ہیں بالکل تیار ہیں اور یقیناً خدا کی مدد ہمارے ساتھ ہو گی +

ایک لاکھ روپیہ کی اپیل کیلئے کیا کر رہے ہو؟

ناظر صاحب بیت المال نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا اپیل جماعت کے پاس بھیج دیا ہے۔ قدرتی اسباب ہیں کہ ایک طرف یہ اپیل شائع ہوا دوسری طرف کابل سے مظلوم اور بے گناہ احمدیوں کی شہادت کی خبر آئی جس سے معلوم ہوا کہ ایک ہی وقت میں

جماعت مالی اور جانی امتحان ہو رہا ہے

مگر خدا کا شکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی نے جماعت کو اس مقام پر کھڑا کر دیا ہے کہ وہ ہر قسم کی قربانی کے لیئے تیار ہے۔ چنانچہ جہاں کابل کے دلیر اور شیر دل نوجوانوں نے جان کی ذرا بھی پروا نہ کرتے ہوئے اپنی قربانی پیش کی۔ یہاں جماعت مالی قربانی کے لیئے ہر طرح آمادہ ہے کابل کے واقعہ نے ہماری مالی ضروریات کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ ہم نہیں نہیں کہہ سکتے کہ اپنے ان بھائیوں کی امداد کے لیئے جو اسوقت ظالموں کے پنجہ میں ہیں کیا کرنا پڑے گا۔ اور شہیدوں کے پس ماندگان کے لیئے بھی ہم کو اپنا امدادی ہاتھ لمبا کرنا لازمی ہے اسلیئے اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک لاکھ کی اپیل کی ہے مگر ضرورت ہے کہ ہم اس سے بہت زیادہ جمع کریں۔ تاکہ مالی مشکلات کی وجہ سے کوئی کام معرض التوا میں نہ رہے +

کابل کے نوجوانوں نے اپنی جان دیکر ہمیں سبق دیا ہے کہ ہندوستان والوں سے بہت ہی معمولی مطالبہ امام نے کیا ہے جان کے مقابلہ میں مال کوئی چیز نہیں مگر ہم جانتے ہیں کہ جیسا کہ حضرت امام نے اپنی ان تاروں میں جو کانگرس کے صدر اور وائسرائے کو دی ہیں ظاہر کیا ہے کہ

جماعت ہر قربانی کیلئے تیار ہے

یہ امر واقعہ ہے فی الحقیقت ہر احمدی سلسلہ کیلئے اب ہر قربانی کو بحمد اللہ آسان سمجھتا ہے بلکہ ہر ایک فرد انتظار کرتا ہے کہ کب اسے اپنا عہد پورا کرنیکا موقع ملتا ہے بہرحال اسوقت سلسلہ کی مالی ضروریات بہت بڑھ گئی ہیں جماعت کا فرض ہے کہ جلد سے جلد اس رقم کو پورا کر دے اور میرے خیال میں شہداء کے پسماندگان کے لیئے بہت ہی کو امدادی ہاتھ لمبا کرنا چاہیئے۔ لوگ اپنے شہداء کی بڑی بڑی یادگاریں اور مجسمے قایم کرتے ہیں ہماری نظر میں ان کی سب سے بڑی یادگار یہی ہے کہ جس راستہ کو انہوں نے اپنے خون سے صاف کیا ہے ہم اس پر چلنے میں سستی نہ کریں

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ دریائے بیاس کے کنارے مقیم ہیں۔ آپ کی صحت الحمد للہ اچھی ہے روزانہ ڈاک آتی جاتی ہے۔ اور اہم امور کے متعلق آپ کی ہدایات آرہی ہیں +

۲۔ مولوی بشیر علی صاحب مقامی امیر اپنے فرایض کو بحمد اللہ باحسن وجوہ ادا فرما رہے ہیں۔

۳۔ نیر صاحب مسئلہ نجات پر تقریر کرنے کے لیئے گورداسپور کی آریہ سماج کے جلسہ پر گئے ہیں۔ جس نے ایک قسم کی مذہبی کانفرنس منعقد کی ہے۔

۴۔ جالندھر میں احمدی جماعت نے ایک جلسہ تبلیغی ترتیب دیا ہے۔ مولوی فاضل اللہ دتا صاحب اور شمس صاحب تشریف لے گئے ہیں۔

۵۔ ڈاکٹر صادق صاحب واقعہ شہادت کے سلسلہ میں دہلی گئے ہیں +

واقعہ شہادت کے متعلق مزید تفصیل

معلوم ہوا ہے کہ مولوی عبد الحلیم صاحب شہید نہیں ہوئے بلکہ ایک اور بھائی میاں عبد اللہ صاحب تاجر ہیں جو اسی پنج پیر کے رہنے والے ہیں جو شہید مرحوم نعمت اللہ خان صاحب کا مسکن ہے۔ یہ خبر عین اس وقت پہونچی جبکہ اخبار ہو چکا تھا۔ اور اس مضمون کی ترمیم میرے لیئے مشکل تھی۔ لہذا یہ خبر بھی درج کر دیجاتی ہے۔ قاری نور علی صاحب کے علاوہ دوسرا نوجوان شہید عبد اللہ ساکن پنج پیر ہے + 'عرفانی'

تشریف آوری: جناب مولوی مبارک علی صاحب جرمن مبلغ ۱۸ فروری ۱۹۲۵ء کو کرکو یا جہاز سے بمبئی اترے ۲۰ فروری کی صبح کو دارالامان میں تشریف لا رہے ہیں +

دنیائے اسلام

معاہدۂ لوزان و بلجیم

شاہ بلجیم نے معاہدۂ لوزان کی تصدیق کر دی اور اسفارتخانہ بلجیم سے تصدیق شدہ معاہدہ کی نقل ترکی کے مرخص خارجیہ نصرت نے کو دیدی گئی۔ اس معاہدہ کی تصدیق کے بعد ترکی اور بلجیم میں چند اقتصادی اور تجارتی تعلقات نئے قایم ہو جائیں گے حکومت بلجیم نے تصدیق شدہ معاہدہ کی ایک نقل فرانس کے دفتر خارجہ کو بھیجدی ہے۔

توپ خانہ ریف کا افسر

فرانسیسی اخبار "پتی پاریزین" نے ایک فرانسیسی افسر توپچی کا بیان شایع کیا ہے جو عرصۂ دراز تک امیر عبدالکریم کی قرارگاہ میں قید رہکر آیا ہے اس کا بیان ہے کہ امیر عبدالکریم کے توپخانہ کا افسر اعلی ایک قوی ہیکل ترک اسمٰعیل نامی ہے یہ بہت تجربہکار اور نہایت بہادر آدمی ہے اور نظم و مہارت میں نہایت اچھی مہارت رکھتا ہے۔ میں نے عبدالکریم کی قرارگاہ میں دو سو پچاس بڑی توپیں دیکھیں۔ لیکن جہانتک میرا خیال ہے ان میں سب قابل استعمال نہیں تھیں۔ اسمٰعیل نے علیحدہ علیحدہ بیٹریاں طیار کرلی ہیں اور خود سب کا باشش قومندان ہے۔

ریفی مجاہدین کی حالت

اسی شخص کا بیان ہے کہ ریفی سپاہی فرانس و اسپین کیطرح فن جنگ کے مطابق تربیت یافتہ نہیں ہیں بلکہ وہ دراصل زراعت پیشہ لوگ ہیں امیر عبدالکریم کی دعوت پر لڑنے کے لیئے میدان میں آگئے ہیں ان میں سے اکثر کے پاس اعلی قسم کی بندوقیں ہیں بہت سا سامان جنگ ایسا ہے جو ضرورت سے زیادہ یا ناقابل استعمال ہونیکی وجہ سے ایک محفوظ جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ میں ریف کے جس آدمی سے ملا اور سے عبدالکریم کا جان نثار اور وفادار پایا۔ ان کا صدر جمہوریت یا سلطان جو کچھ ہے وہی ہے

مجلس ملیہ عظمیٰ انگورہ میں گولی چل گئی

کل ایک جھگڑے کے بعد مجلس ملیہ ترکیہ کی جلسگاہ کے ایک حصہ میں نہایت اندوہناک واقعہ پیش آیا۔ کہا جاتا ہے کہ صوبہ اردہان کے نمایندے خالد پاشا نے کارحصار کے نمایندے علی بے پر کئی گولیاں برسائیں اور کسی غیر معلوم شخص کی گولی سے خالد پاشا خود بھی زخمی ہوئے (بعد کی خبر) تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ علی بے نے خالد پاشا کو مجروح کیا۔ معاملہ مجلس ملیہ کے روبرو پیش ہوا۔ گرما گرم مباحثہ کے بعد قرار پایا کہ ممبروں کو مجلس میں اسلحہ لیکر آنے کی ممانعت ہے۔ اس قاعدہ پر سختی سے عمل کیا جاوے۔

حزب الاتحاد

مصر میں ایک نئی جماعت قایم ہوئی ہے جس کے پروگرام کے چند دفعات حسب ذیل ہیں۔

مصر و سوڈان کی آزادی کامل کیلئے کوشش کرنا اسکے لیئے حسب ذیل ذرایع استعمال کیے جائینگے۔

(۱) قوم کی مختلف جماعتوں میں وحدت و یگانگت پیدا کرنا۔

(۲) ملک کے اندر روح آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے اور ممالک خارجہ میں مصری مسایل کے متعلق موافقت رائے پیدا کرنیکے لیئے نشر و اشاعت کا کام کرنا۔

(۳) ممتاز و سربرآوردہ دول کے ساتھ مفاہمت کرنا

(۴) (ا) ملک میں بچوں اور بچیوں کی جبری تعلیم نافذ کرنا۔ طرز تعلیم کی اصلاح اور فنی و صناعی تعلیم کا رواج۔

(ب) جامع ازہر کے حالات کی اصلاح۔

(۵) مزدوروں کی مادی اور ادبی حالت کو ترقی دینا۔ اور اس کے لیئے انجمنیں اور مجلسیں قایم کرنا۔ مصنوعات مصری کی حمایت کرنا۔ مزدوروں اور سرمایہ داروں کے تعلقات بہتر کرنا۔

(۶) غریب طبقہ کی صحت عامہ کی حفاظت۔ طرق علاج و مداوا میں سہولیت بہم پونچانا۔

(۷) مصر کی مالی حالت تقویت کے لیئے ذرایع آمدنی نشو و نما دینا۔ اور روئی کی اصناف کو عمدہ بنانا۔

مدینہ طیبہ میں شام کیطرف سے غلہ بکثرت آگیا ہے جسکی وجہ سے ارزانی ہو گئی ہے۔

اخبار ام القریٰ امیر علی کی علالت کی خبر شایع کرتا ہے۔

تسخیر جدہ کی خبریں ابتک تصدیق طلب ہیں۔

اخبار وادی النیل رقمطراز ہے کہ ارمینو نکی ایک عجما کمال پاشا کی جان لینے کے درپے ہے ترکی وزارت داخلیہ نے جملہ مقامات پر تاکیدی احکام بھیجے ہیں کہ باہر سے آنیوالے آدمیوں کی نگرانی کیجاوے۔

ایران میں سالار سپہ کے اختیارات میں اضافہ کی تجویز ہے صدر اعظم کو افواج مدافعتی کا سپہ سالار مقرر کیا جاوے گا۔ اور قیام امن کیلئے اسے پورے پورے اختیارات دیدیے جائیں لیکن وہ قوانین ملکی کے ماتحت رہیگا اور مجلس ایران کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

جدہ میں امیر علی نے چار شخصوں کو گرفتار کیا ہے جنپر یہ الزام ہے کہ وہ جدہ سے بھاگ کر امیر خالد (کمانڈر انچیف ابن سعود) سے صلح کی گفتگو کرنے کے لیئے مکہ پونہچے اور اس سے ان شرایط پر صلح کی۔ (۱) امیر علی کی شاہی سے انکار اور اسکا جدہ سے اخراج (۲) اگر تخت ہے دست برداری پر مجبور نکر سکیں تو جدہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے پر مجبور کریں (۳) اگر اہل جدہ نے یہ نکیا تو حملہ کے وقت نقصان کی ذمہ داری اہل جدہ پر ہوگی۔

جنرل ایٹک کے قتل کے خون بہا میں سے ۵۵ لاکھ پونڈ سوڈان میں رفاہ عامہ کے کاموں پر صرف ہونگے۔ ۴ ہزار پونڈ اسکی بیوہ بیوی کو اور ۵ ہزار اسکے موٹر ڈرایور کو اور کپتان کیپل کو ۱ ہزار پونڈ۔

فلسطین میں یکم اپریل ۱۹۲۵ء کو لارڈ بالفور خود تشریف لاکر یہودی یونیورسٹی کا افتتاح کریں گے۔ لیکن عرب کانگرس کی مجلس عاملہ نے اس روز مکمل ہڑتال کرنے کا عزم کر لیا ہے اور تمام عربوں کو اسکے لیئے آمادہ کیا جا رہا ہے۔

بیروت کے ایک برقی پیام سے معلوم ہوتا ہے کہ جدہ کے قرب و جوار میں جنگ اور فسادات کا آغاز ہو گیا ہے۔ نجدی جدہ پر بم بازی کر رہے ہیں۔ یورپین قونصل مجروح ہوا فرانسیسی قونصل محفوظ رہا۔ مسلسل گولہ باری سے لوگ پریشان ہو رہے ہیں +

دیوان عام میں کپتان ریڈن نے شاہ ایران کی پوزیشن کے متعلق صدر اعظم کے انٹی میٹم کی طرف توجہ دلائی۔ اور دریافت کیا کہ برطانیہ کے فوائد کی حفاظت کے لیئے کیا تدابیر کی جا رہی ہیں۔ مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ سردست برطانی فوائد کو خطرہ نہیں +

سردار سپہ صدر اعظم ایران کے اقتدار کو وسیع کرنے کا مسودہ قانون مجلس ایران نے منظور کر لیا ہے۔ اس میں ایک دفعہ یہ بھی بڑھا دی ہے کہ سردار سپہ مجلس رضامندی کے بغیر اپنے کام کو نہیں چھوڑ سکتے +

اٹلی کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ سنوسی اور اطالوی دستوں کے درمیان کئی جھڑپیں ہو چکی ہیں۔ اطالیوں نے ان حملوں میں پیادہ فوج۔ رسالہ اور ہوائی جہاز دنکا استعمال کیا۔ انہوں نے سنوسیوں کی بھیڑیں اور اونٹ گرفتار کر لیئے +

حکومت ترکی نے احکام نافذ کئے ہیں کہ ترکی سواحل پر غیر ملکی جہازران کمپنیاں آیندہ جہاز نہ چلائیں اس حکم سے ترکی جہازران کمپنیاں خاطر خواہ ترقی کر رہی ہیں +

مصری اخبار الاہرام کو پیرس سے ایک برقی پیام موصول ہوا ہے کہ حکومت فرانس کا ارادہ ہے کہ شام کا فرانسیسی علاقہ انگریزوں کے حوالہ کر دے اور اس طرح اپنے قرضوں سے سبکدوشی حاصل کرے +

سیام کے فتنہ ارتداد کے متعلق وہاں کے قونصل نے تردید کی ہے اور ایک مسلمان نامہ نگار نے وکیل اخبار میں بھی تردید کی تھی کیا یہ زر کشی کا ذریعہ تو نہ تھا۔

رئیس وفد حجاز کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ جدہ میں امیر علی نے حفاظت شہر کے لیئے بڑے انتظام کیئے ہوئے ہیں۔ ابن سعود کے پاس کوئی منظم اور باقاعدہ فوج نہیں ہے۔

۱۸ فروری کو بمبئی میں ہوائی جہاز ایمپریس آف فرانس اترا۔ اس میں ۲۷ سیاحان عالم ہیں۔ اسمیں انگلستان امریکہ اور کینیڈا کے لوگ ہیں۔

بنگال ۱۰ فروری۔ آج بنگال کونسل میں سر عبدالرحیم کی قرارداد ۵۷ موافق اور ۵۱ مخالف آراء کے ساتھ منظور ہو گئی۔ اس میں سفارش کیگئی تھی کہ آیندہ میزانیہ میں وزراء کی تنخواہ ہونیکا انتظام کیا جاوے سوراجیہ پکی ترمیم ۷۵ مخالف اور ۳۱ موافق آراء کے ساتھ مسترد ہو گئی۔ کہ یہ معاملہ تین سال ملتوی کر دیا جاوے۔ آزاد خیال جماعت کی ترمیم بھی پیش ہو گئی جس میں سفارش کیگئی تھی کہ آیندہ میزانیہ میں وزراء کی تنخواہ کا انتظام کیا جاوے

شاہی حاذق طبیب حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے مجربات

شفاخانہ فضل رحمانی میں وہی نسخجات طیار کیئے جاتے ہیں جو شاہی حکیم حضرت مولوی نورالدین صاحب سابق طبیب ریاست جموں و کشمیر کے سالہا سال کے تجربہ میں آچکے ہیں مریض کی صحت اور شفایابی کی گارنٹی کا دعوے بیباکی اور جرأت سے شفا دینا محض اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ ہاں ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ جس مرض کا جو علاج حضرت مولوی صاحب موصوف کے عام تجربہ میں مفید ثابت ہوا ہے اسے ہم بھی استعمال کرتے ہیں اور نہایت نیک نیتی سے اجزائے نسخہ کو ترکیب دیتے ہیں۔ ہمارے ذاتی تجربہ اور قابلیت کے متعلق خود حضرت حکیم صاحب موصوف کی یہ رائے ہے۔

حکیم نورالدین صاحب کی رائے

میں تصدیق کرتا ہوں کہ فضل الرحمن میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریوں نفث الدم دق میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا ہے میں امید کرتا ہوں کہ اگر وہ تقوے سے کام لیگا تو اس کو خود بھی اور اس کے باعث بہت لوگوں کو نفع پہنچے گا۔ الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو۔ **نورالدین**

بایں ہمہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ مریض کے مفصل حالات آنے پر مولوی صاحب مرحوم کے طرز عمل پر نسخہ طیار کر کے علاج شروع کرینگے۔ آپ اگر خود نسخہ استعمال کسی مرض میں مبتلا ہیں تو تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

مندرجہ ذیل ادویات موجود ہیں

سُرمہ زنگاری - آنکھوں کے بہت سے امراض کیلئے مفید خصوصاً جالہ دھند نسل ڈھلکا جرب قیمت فی تولہ (۱۶)

سُرمہ نورالعین - آنکھوں کے اکثر امراض کیلئے مفید ہے۔ جس میں بڑا جزو میرا ہے قیمت فی تولہ (۱۶)

آتشک کی گولیاں قیمت فیڈ بیدہ (۱۶)

آتشک کی بتیاں - فی بتی قیمت (۱۴)

سفوف جریان - عورت کو ہو یا مرد کو چند روز کے استعمال سے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ قیمت فی تولہ (۱۶)

سفوف سوزاک - قیمت ۲۱ خوراک (۱۶)

حبوب باؤ گولہ - یہ گولیاں امراض ہسٹیریا (باؤ گولہ) میں از حد مفید ہیں بفضلہ تعالےٰ۔ قیمت فیڈ بیدہ (۱۶)

حب طحال قیمت فیڈ بیدہ (۱۶) **کھانسی کی گولیاں** قیمت فیڈ بیدہ (۱۶)

حب ضیق النفس قیمت فیڈ بیدہ (۱۶)

مرض اٹھرا کی مجرب دوائی - یہ دوائی حکیم حاذق حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم کی کثرت سے تجربہ میں آئی ہے اس سے صدہا عورتوں کو فائدہ ہوا ہے جن کے بچے بچپن میں اس مرض سے ضائع ہوئے ہیں یہ چند ادویہ ہیں۔

کچھ گولیاں ہیں اور کچھ خاص قسم کی دم کی ہوئی اجوائن اور فلفل سیاہ ہیں کل ادویہ کی قیمت پندرہ روپیہ صرف

کثرت عیاشی اور غلط کاریوں کی وجہ سے ضائع شدہ قوتوں کی تلافی مافات کے واسطے **حبوب اور طلا کی** قیمت (۱۶) محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار ہوگا۔

(درخواست میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاہیئے۔)

المشتہر
مینجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیان
ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان کی خبریں

موپلوں کو انڈمان میں آباد کرنے کی تجویز عملی رنگ اختیار کر چکی ہے۔ انڈمان کے چھ گاؤں میں ۱۸۴ ملپے اپنے عیال کے ساتھ آباد ہو چکے ہیں۔ ۷۵ ملپے اور وہاں آباد ہونا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے اپنے متعلقین کو وہاں طلب کیا ہے۔ جو مارچ میں وہاں چلے جائیں گے لوکل گورنمنٹ نے دس ہزار روپیہ مدارس۔ مساجد اور چاہات کی تعمیر کے لیئے دیا ہے ایک یوروپین افسر نے ملپوں کی بہبودی کے لیئے پندرہ ہزار دیا ہے۔

سکھ لیڈروں نے مسٹر گاندھی اور لالہ لاجپت رائے سے فرقہ وارانہ **نیابت** کے اصول پر اپنے حقوق کا مطالبہ کیا ہے۔

خبر گرم ہے کہ مہارانی ناجہ کو بطور منتظم نابھہ تخت سے ہٹا دیا جاوے۔

علاقہ تنجور (مدراس) میں ایک شخص نے قرضہ کی عرضی اپنی بیوی قرضخواہ کے حوالہ کر دی۔

بمبئی کے مشہور واقعہ قتل میں ریاست اُدے کے بعض مقتدر عہدہ دار بھی گرفتار ہوئے ہیں اور ابھی تفتیش جاری ہے۔

ہندوستان سے گوروں کی ایک پلٹن مدراس سے خرطوم (سوڈان) بھیجی جا رہی ہے۔

اخبار مسلم آؤٹ لک رادی ہے کہ ایڈجوٹنٹ جنرل نے حکم دیا ہے کہ ہندوستانی فوج میں ان گاؤں کے سکھ بھرتی نہ کیئے جاویں جنھوں نے اکالی تحریک میں سرگرم حصہ لیا ہے کوئی سکھ ایسا فوج میں لیا جاوے گا جس نے خود تحریک اکالی میں کوئی حصہ لیا ہو۔ یا جس نے اپنے خاندان کے کسی آدمی کے توسط سے اس تحریک کو کوئی مدد دی ہو۔

مجلس پروا ہند نے وزیر ہند سے سفارش کی ہے کہ ہندوستان کے تجربہ کیلئے جو ہوائی سروس جاری کیجاوے اس کا مرکز کراچی ہو۔

متھرا میں آریوں نے **دیانند شتابدی** کی تقریب پر ایک جلوس لیکر پنڈت دریانند صاحب کے شکستہ مکان کی زیارت کی پنڈت صاحب آریہ سماج کے بانی کے استاد اور نابینا تھے۔

انبالہ سے میر نیرنگ نے جمعیت مرکزیہ تبلیغ اسلام کی مالی حالت کی کمزوری کا اعلان کیا ہے۔

پنڈت مدن موہن مالویہ کی سرگرمیاں راولپنڈی میں نمایاں ہیں۔

مہارانی نیپال بندراون کے ایک مندر میں زیارت کو گئیں پجاریوں نے جرابیں اتارنے پر اصرار کیا۔ اس لیئے مہارانی صاحبہ بغیر زیارت واپس ہو گئیں۔

دنیائے اسلام کی بقیہ خبریں

جدہ کی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ اسپر گونہ بیماری ہو رہی ہے۔

وفد خلافت پوری ناکامی کے ساتھ جدہ اور مصر کی سیر و سیاحت اور تبدیل آب و ہوا کے بعد ۱۰ فروری ۱۹۲۵ء کو ساحل بمبئی پر کمپو یا جہاز سے اترا۔

اعلیٰ حضرت ملک معظم کی علالت

تیس اراکین پارلیمنٹ بھی انفلوئنزا میں مبتلا ہیں

لنڈن ۱۷ فروری۔ ملک معظم کے انفلوئنزا میں مبتلا ہو جانے سے یہ حقیقت بڑے زور سے سامنے ہو جاتی ہے کہ انگلستان میں انفلوئنزا کسقدر بڑھ گیا ہے۔ لارڈ پادری صاحب بھی انفلوئنزا میں مبتلا ہو گئے ہیں قصر شاہی میں تین ڈاکٹر صاحبان ملک معظم کا معالجہ کر رہے ہیں۔ اس سے یہ سمجھ لیا جاوے کہ آپ پر انفلوئنزا کے کوئی خدشہ انگیز نشانات نمودار ہو گئے ہیں۔ بلکہ عام طور پر یہی دستور ہے کہ ملک معظم کی خواہ علالت کتنی ہی خفیف کیوں نہ ہو تین ڈاکٹر آپ کے علاج میں لگ جاتے ہیں۔ بادشاہ سلامت دو یا تین دن تک قصر شاہی سے باہر نہیں نکلیں گے۔ لیکن اس کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ کسی ایسے معاملہ میں بھی آپ شریک نہ ہونگے جو بڑا ضروری ہو۔ آپکی رات پیچینی سے گذری اس سے کسی قدر اضطراب پیدا ہو گیا۔ لیکن چونکہ ملک معظمہ رات کے وقت مجلس نغمہ میں برابر شریک ہوئیں اس سے یہ یقین پھر تازہ ہو گیا ہے کہ ملک معظم کی حالت مخدوش نہیں ہے۔ شاہزادہ صاحب شکار سے واپس آ گئے ہیں۔ ملک معظم نے آپ کو قصر شاہی میں طلب کیا۔ ملک معظم کی عام صحت اس وقت تسلی بخش ہے اسوقت انگلستان میں انفلوئنزا کا اس قدر زور ہے کہ اسوقت پارلیمنٹ کے تیس ممبر ان اس میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ اس صبح اعلان کیا گیا ہے کہ ملک معظم کی حالت قدرے روبراہ افاقہ ہے۔